## 43485 \_ بچى كو چهوٹا اور عارى لباس پېنانا

## سوال

نابالغ بچی کو چھوٹا اور تقریبا ننگا رکھنے والا لباس پہنانے کا حکم کیا سے ؟

## يسنديده جواب

الحمد للم.

چھوٹے بچے اور بچی کیے ستر کی حدود کیے متعلق کتاب و سنت میں کوئی صریح دلیل نہیں ملتی، لیکن اکثر فقهاء کیے ہاں یہ سے کہ جب بچی شہوت کی حد کو پہنچ رہی ہو یعنی سلیم طبعیت والوں کیے ہاں چاہت کی حد کو پہنچ جائے تو اس کا ستر بالغ بچی والا ستر ہی ہوگا، لیکن اگر وہ ابھی اشتہاء اور چاہت کی حد کو نہ پہنچی ہو تو پھر اس حد تك پہنچنے تك وہ پردہ كیے بغیر رہ سكتی ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" چھوٹی بچی کیے ستر کیے متعلق حکم نہیں، اور نہ ہی اس پر واجب ہیے کہ وہ اپنا چہرہ اور گردن اور ہاتھ اور پاؤں چھپائیے، اور بچی پر یہ چیز لازم نہیں کرنی چاہیئے، لیکن جب بچی اس حد کو پہنچ جائیے جس میں مردوں کیے دل اور شہوت اس کو چاہنے لگیں تو پھر فتنہ و فساد کو ختم کرنے کے لیے وہ پردہ کریگی، اور یہ چیز عورتوں کے مختلف ہونے کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیے، کیونکہ بعض لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں جن کی نشو و نما جلد ہوتی اور بعض اس کے برعکس ہوتی ہیں.

انہیں لباس پہنانے کے متعلق گزارش ہے کہ بچی کو تقریبا ننگا رکھنے والا لباس پہننے کی عادت مت ڈالیں، اہم بات تو یہ ہے کہ بچی کو عدت و عصمت کی عادت ڈالی جائے، تا کہ اسے پردہ کرنے کی عادت پڑے. پڑے.

اسی لیے اسلام نے بچوں کے لیے تمہیدی مرحلہ رکھا ہے کہ وہ اس میں نماز سیکھیں، اور وہ اچانك فرضیت کا سامنا نہ كر بیٹھیں؛ كیونكہ یہ عادت ڈالنے اور سیكھنے كا محتاج ہے۔

اور بچی کو نو برس کی عمر میں سکھانا لازمی ہے، اور جو کچھ اس پر بلوغت کے بعد واجب ہوتا ہے وہ اس کو اس عمر میں سکھا دیا جائے۔

×

یہ معقول بات نہیں کہ ستر کی حد اور اسے ترك کرنا وہ رات ہو جس میں وہ بالغ ہو رہی ہے اور عورتوں کی طرح اسے حیض آنے لگے تو پھر اسے پردہ کروایا جائے، یہ نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اس سے قبل اسے سب کچھ بتایا جائے اور عادت ڈالی جائے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" میری رائے تو یہ ہے کہ انسان اپنی بیٹی کو چھوٹی عمر میں ہی یہ لباس مت پہنائے، کیونکہ جب وہ اس کی عادی ہو جائیگی تو پھر اس کے لیے یہ آسان ہو گا اور اسے ترك كرنا مشكل، لیكن اگر اسے بچپن سے ہی عفت و عصمت اور حشمت كی عادت ڈالی جائیگی تو وہ بڑی ہو كر بھی اس حالت پر باقی رہےگی.

میں اپنی مسلمان بہنوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ باہر سے درآمد شدہ دشمنان دین کا لباس ترك کر دیں، اور اپنی بیٹیوں کو شرم و حیاء والا باپرد لباس پہنائیں، کیونکہ حیاء ایمان کا حصہ ہےے .. "

ماخوذ از: فتاوى الشيخ ابن عثيمين مجلة الدعوة ( 1709 ) سوال نمبر ( 35 ).

والله اعلم.